© rasailojaraid.com

ہے کہ ساڑھے نو سو سال میں بھی دین کا قیام نہ ہو۔ قرآن میں مختلف انبیاء کی جو مدت کار بیان ہوئی ہے اس کا مقصد یہ بھی ہے کہ دین کا کام کرنے والے جلد بازی میں کوئی غلط کام نہ کر بیٹھیں۔"

اپنے مضامین کے لحاظ سے یہ نمبر اس لحاظ سے نہایت اہم درجہ رکھتا ہے کہ اس میں اسلامی دعوت کی مزاحمت کرنے والی جماعتوں اور تنظیموں یا سیاسی حالات کی گردشوں کا ذکر کیا گیا ہے۔ اس طرح پورا نقشہ کسی میدان جنگ کی طرح سامنے آجاتا ہے۔ جدید ہندو مذہبی تحریکات (جن میں پاگل پن کی حد تک متعصب عناصر بھی ہیں)، احیاء پسند ہندو طلبہ تنظیمیں۔ ان کے پاس احیا کے لیے کوئی نظام عدل و احسان تو ہے نہیں، بلکہ رسمیات نما کلچرل اجزاء، کچھ پرانی کہانیوں کے اساطیری تصورات، خصوصیت سے ہندومت کی عقلی طور پر کوئی وضاحت نہ ہونے کے باوجود اس کے بارے میں غیر عقلی منتشر خیالات کو عمل میں لانا۔ پھر کمیونسٹ طلبہ تنظیموں کا ذکر ہے۔ ہندوستان کی تہذیبی جارحیت کا جائزہ ہے۔ بھارتی سیکولرازم کی رنگارنگیاں مذکور ہیں۔ پھر ہندوستان کے دینی مدارس کا تذکرہ ہے۔

دوسرے حصے میں اسلام کی دعوت، بھارت میں سیاسی طریق کار، رزق حلال، رخصت و عزیمت کے تصورات، تربیت کی صورتیں، آخر میں تحریک اسلامی ہند کے متعلق افضل حسین صاحب سابق قیم جماعت اسلامی کا مقالہ ہے۔

میرا خیال ہے کہ یہ نمبر بھارت کے لیے تو اہم ہے ہی، ہمارے لیے بھی اس کا مطالعہ مفید ہے۔

سید مودودیؒ: از محمد حسین شمیم۔ ناشر: شفیق الاسلام۔ ملنے کا پتہ: حرا پبلی کیشنز، اردو بازار لاہور۔ صفحات ۱۵۷۔ سفید کاغذ پر جدید طباعت۔ ڈیزائن دار رنگین، دبیز ٹائیٹل۔ قیمت ۳۶ روپے۔

ایسی شخصیتیں کم ہی نمودار ہوتی ہیں جن کے قرب میں رہ کر ہم جیسے عام آدمی افکار و کردار ہی کو بلند نہیں کر لیتے بلکہ لکھنے پڑھنے اور بولنے کی صلاحیتیں بھی آجاتی ہیں۔ ایسی شخصیت مولانا مودودیؒ کی تھی۔ جو چار دن ساتھ رہا وہ دیکھتے دیکھتے چمک اٹھا۔ میرے لیے اس کی بہترین کامیاب مثال جناب شمیم ہیں۔ ٹائپسٹ تھے، اسی خدمت کے لیے بلائے گئے۔ مگر آج یکایک معلوم ہوا کہ اشہب قلم کی شہسواری میں ہم سے آگے نکل گئے ہیں۔ شاید ان میں شعاعیں

© rasailojaraid.com